بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. NO. L.5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم چہارشنبہ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

خطبہ نمبر ۳۶

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۶ اخاء ۱۳۳۹ ہش | ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۲۵ ر اکتوبر بوقت ۱۰ بجے صبح

آج صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے ÷

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ÷

لجنہ اماء اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اجتماع میں لجنات کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا

ربوہ کے علاوہ پاکستان کے مختلف علاقوں سے احمدی مستورات اور ناصرات کی شرکت

ربوہ — امسال انہی ایام میں (۲۱ تا ۲۳ ر اکتوبر) جبکہ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے چوتھے سالانہ اجتماع کا انعقاد دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں عمل میں آیا۔ اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ربوہ کے علاوہ پاکستان کے مختلف علاقوں کی لجنات کی نمائندہ مستورات اور ناصرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ امسال شہری لجنات میں سے کراچی، لاہور، پشاور، راولپنڈی، کوئٹہ، حیدرآباد سندھ، سرگودھا، لائل پور، سیالکوٹ، شیخوپورہ، اوکاڑہ، حافظ آباد، اور دیہاتی لجنات میں سے دولمیال، چک منگلا، چک ۶۸ ضلع لائل پور، چک ۸۸ ضلع سرگودھا، کوٹ سلطان ضلع جھنگ۔ شادیوال ضلع گجرات، کماسہ ضلع لاہور، سماعیلہ، احمد نگر اور بعض دیگر مقامات کی لجنات کو اجتماع میں شمولیت کا فخر حاصل ہوا۔

مستورات اور ناصرات نے اجتماع کے تین دن حسب سابق روحانی تربیت۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ماحول میں ایک خاص پروگرام کے ماتحت بسر کئے جن میں نماز تہجد، اور پنجگانہ نمازوں کے علاوہ قرآن مجید اور احادیث نبوی کے درسوں کا بھی خاص التزام تھا علمی اور دینی مقابلوں کے علاوہ تفریحی کھیلوں کے نسبتاً محدود اور مختصر پروگرام کو بھی جگہ دی گئی تھی۔

لجنات کی یہ انتہائی خوش قسمتی تھی کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اجتماع کے موقعہ پر انہیں ایک خصوصی پیغام سے نوازا، چنانچہ انہیں حضور کے اہم ارشادات اور زریں و بیش بہا نصائح سے مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔ اس پر وہ جس قدر فخر کریں کم ہے ÷

علاوہ ازیں متعدد اجلاسوں میں لجنات کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ایمان افروز خطاب سننے کا زریں موقعہ میسر آیا۔ تلقین عمل کے تحت علماء سلسلہ میں سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقاریر کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جو مستورات کے لئے دینی نصائح کے سلسلہ میں خاص استفادہ کا موجب ہوا۔ متعدد عام اجلاسوں کے علاوہ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں خدمت اسلام کا فریضہ زیادہ مستعدی اور تندہی سے ادا کرنے کے سلسلہ میں اہم فیصلے کئے گئے۔

الغرض اجتماع ہر لحاظ سے بہت کامیاب اور بابرکت ثابت ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی لاہور سے تشریف آوری

ربوہ ۲۵ ر اکتوبر۔ آجکل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی چند یوم کے لئے لاہور سے ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو بوقت دوپہر بذریعہ موٹر کار ربوہ پہنچے تھے۔ آپ انشاء اللہ یہاں مزید چند روز قیام فرمانے کے بعد حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کے علاج کے تعلق میں لاہور واپس تشریف لے جائیں گے۔

مورخہ ۲۳ ر اکتوبر کو آپ کے ہمراہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ بھی تشریف لائے تھے۔ محترم شیخ صاحب موصوف اسی شام لاہور واپس تشریف لے گئے۔

سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام

"اٹامک انرجی" پر لیکچر

ربوہ ۲۵ ر اکتوبر۔ تعلیم الاسلام کالج سائنس سوسائٹی کے زیر اہتمام پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ "اٹامک انرجی" کے موضوع پر کل مورخہ ۲۶ ر اکتوبر بوقت دس بجے دن کالج ہال میں ایک لیکچر دیں گے اس لیکچر میں بعض ماڈل بھی دکھائے جائیں گے اور میجک لنٹرن کے ذریعہ سلائڈز دکھانے کا بھی اہتمام ہوگا۔

اہل علم حضرات کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اس علمی لیکچر میں شامل ہو کر مستفید ہوں ÷

(سیکرٹری سائنس سوسائٹی
تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

نکاح کی مبارک تقریب

مورخہ ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار بوقت ساڑھے چار بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کمرے میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دس ہزار روپیہ مہر پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور کی صاحبزادی نعیمہ بیگم سلمہا اور محترم شیخ محمد عمر صاحب سہگل کے صاحبزادے محمد شفیق صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی ساکنہ چنیوٹ کے نکاح کا اعلان فرمایا اور دعا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کرائی۔

نکاح کے وقت فریقین اور ان کے بعض عزیزوں کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مکرم سید میر داؤد احمد صاحب اور دوسرے اصحاب موجود تھے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب اور محترم شیخ محمد عمر صاحب سہگل اور ہر دو خاندان کے دوسرے افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے ہر جہت سے موجب راحت اور برکت بنائے اور خوشی اور سکون اور ترقی کی زندگی نصیب کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک روح پرور تقریر

انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کی چھ اہم اغراض

ایمان بالغیب۔ اقامتِ صلوٰۃ۔ خدمتِ خلق۔ ایمان بالقرآن۔ بزرگانِ دین کا احترام اور یقین بالآخرۃ

تمام مجالس کا فرض ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کریں اور تربیتی نقائص کو دور کریں

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء۔ بمقام قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کی ابتدائی اقساط جنوری و فروری ۱۹۴۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہیں مگر آخری قسط جو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے فرائض سے تعلق رکھتی تھی ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اس تقریر کا آخری حصہ افادۂ احباب کے لئے اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اب میں احباب کو مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جماعت کے احباب یا چالیس سال سے کم عمر کے ہیں۔ یا چالیس سے زیادہ کے۔ اور میں نے چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اور زیادہ عمر والوں کے لئے مجلس انصار اللہ قائم کی ہے۔ یا پھر عورتیں ہیں۔ ان کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔

میری غرض ان تحریکات سے یہ ہے

کہ جو قوم بھی اصلاح و ارشاد کے کام میں پڑتی ہے۔ اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ اور لوگ ان کے ساتھ شامل ہوں۔ اور یہ خواہش کہ اور لوگ جماعت میں شامل ہو جائیں۔ جہاں جماعت کو عزت اور طاقت بخشتی ہے۔ وہاں بعض اوقات جماعت میں ایسا رخنہ پیدا کرنے کا موجب بھی ہو جایا کرتی ہے۔ جو تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ جماعت اگر کروڑ دو کروڑ بھی ہو جائے اور اس میں دس لاکھ منافق ہوں تو بھی اس میں اتنی طاقت نہیں ہو سکتی۔ جتنی کہ اگر دس ہزار مخلص ہوں تو ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چند صحابہؓ نے جو کام کئے وہ آج چالیس کروڑ مسلمان بھی نہیں کر سکتے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

مسلمانوں کی مردم شماری

کرائی۔ تو ان کی تعداد سات سو تھی۔ صحابہؓ نے خیال کیا کہ شاید آپ نے اس واسطے مردم شماری کرائی ہے کہ آپ کو خیال ہے۔ کہ دشمن ہمیں تباہ نہ کر دے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ اب تو ہم سات سو ہو گئے ہیں کیا اب بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی ہمیں تباہ کر سکے گا یہ کیسا شاندار ایمان تھا۔ کہ وہ سات سو ہوتے ہوئے یہ خیال تک بھی نہیں کر سکتے تھے کہ دشمن انہیں تباہ کر سکے گا مگر آج صرف ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہیں۔ مگر حالت یہ ہے کہ جس سے بھی بات کرو۔ اندر سے کھوکھلا معلوم ہوتا ہے۔ اور سب ڈر رہے ہیں کہ معلوم نہیں کیا ہو جائے گا۔ کجا تو سات سو میں اتنی جرأت تھی اور کجا آج سات کروڑ بلکہ دنیا میں چالیس کروڑ مسلمان ہیں۔ مگر سب ڈر رہے ہیں۔ اور یہ ایمان کی کمی کی وجہ سے ہے۔ جس کے اندر ایمان ہوتا ہے۔ وہ کسی سے ڈر نہیں سکتا۔

ایمان کی طاقت بہت بڑی ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ ایک دفعہ آپؑ گورداسپور میں تھے میں وہاں تو تھا مگر اس مجلس میں نہ تھا۔ جس میں یہ واقعہ ہوا۔ مجھے ایک دوست نے جو اس مجلس میں تھے۔ سنایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور بعض دوسرے احمدی بہت گھبرائے ہوئے آئے۔ اور کہا کہ فلاں مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ ہے لاہور گیا تھا۔ آریوں نے اس پر بہت زور دیا کہ مرزا صاحب ہمارے مذہب کے سخت مخالف ہیں۔ ان کو ضرور سزا دے دو۔ خواہ ایک ہی دن کی کیوں نہ ہو۔ یہ تمہاری قومی خدمت ہوگی۔ اور وہ ان سے وعدہ کر کے آیا ہے کہ میں ضرور سزا دوں گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی۔ تو آپؑ لیٹے ہوئے تھے یہ سنکر آپؑ کہنی کے بل ایک پہلو پر ہو گئے۔ اور فرمایا خواجہ صاحب آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔

کیا کوئی خدا تعالیٰ کے شیر پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مجسٹریٹ کو یہ سزا دی کہ پہلے تو اس کا گورداسپور سے تبادلہ ہو گیا۔ اور پھر اس کا تنزل ہو گیا۔ یعنی وہ ای اے سی سے منصف بنا دیا گیا۔ اور فیصلہ دوسرے مجسٹریٹ نے آ کر کیا تو ایمان کی طاقت بڑی زبردست ہوتی ہے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس جماعت میں

نئے لوگوں کے شامل ہونے کا اس صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے۔ کہ شامل ہونے والوں کے اندر ایمان اور اخلاص ہو۔ صرف تعداد میں اضافہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ اگر کسی کے گھر میں دس سیر دودھ ہو۔ تو اس میں دس سیر پانی ملا کر وہ خوش نہیں ہو سکتا۔ کہ اب اس کا دودھ بیس سیر ہو گیا ہے۔

خوشی کی بات یہی ہے

کہ دودھ ہی بڑھایا جائے۔ اور دودھ بڑھانے میں ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو قومیں تبلیغ میں زیادہ کوشش کرتی ہیں ان کی تربیت کا پہلو کمزور ہو جایا کرتا ہے اور ان مجالس کا قیام میں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔ چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے خدام الاحمدیہ اور چالیس سال سے اوپر عمر والوں کے لئے انصار اللہ اور عورتوں کے لئے لجنہ اماء اللہ ہے۔ ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے یاد رکھو۔ کہ

اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے۔ ایک مصرعہ آپؑ نے لکھا کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

اسی وقت آپ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے کہ

اگر یہ جماعت بڑھی سب کچھ رہا ہے

اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقوےٰ پر قائم ہوجائے۔ تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا نہ وہ دشمن سے ذلیل ہوگی۔ اور نہ اسے کوئی آسمانی یا زمینی بلائیں تباہ کرسکیں گی اگر کوئی قوم تقوےٰ پر قائم ہوجائے۔ تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔

قرآن کریم کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ الٓمٓ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین لاریب فیہ تو

قرآن کریم کی ذاتی خوبی

بتائی اور دوسروں سے تعلق رکھنے والی خوبی یہ بتائی کہ ھدیً للمتقین یعنے یہ کلام متقی پر اثر کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک شخص تو روٹی کھاتا اور اس سے طاقت حاصل کرکے کھڑا ہوتا ہے۔ اور دوسرے کو دو آدمی پکڑ کر کھڑا کرتے ہیں۔ غیر متقی کو جو ہدایت ہوتی ہے وہ تو ایسی ہوتی ہے۔ جیسے دو آدمی کسی کو کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کردیں۔ مگر جو متقی ہے وہ اس سے غذا لیتا۔ اور طاقت حاصل کرتا ہے۔ ہم اگر ترقی کرسکتے ہیں تو قرآن کریم کی مدد سے ہی۔ اور

قرآن کریم کہتا ہے

کہ اس کی غذا متقی کے لئے ہی طاقت اور قوت کا موجب ہوسکتی ہے۔ اگر کسی شخص کے معدہ میں کوئی خرابی ہو۔ تو اسے گھی دودھ۔ مرغ۔ بادام۔ پھل اور کتنی اعلےٰ غذائیں کیوں نہ کھلائی جائیں اسے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ الٹا اسے ہیضہ ہوجائے گا۔ غذا اسی صورت میں فائدہ دے سکتی ہے۔ جب وہ ہضم ہو۔ اگر ہضم نہ ہو، تو الٹا نقصان کرتی ہے۔ اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ غذا ایسی ہے جو مومن کے معدہ میں ہی ٹھہر سکتی ہے۔ پس

اگر یہ سچ ہے

کہ ہم نے قرآن کریم سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھائے بغیر ہم کوئی ترقی نہیں کرسکتے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم فتبارك من علم وتعلم

یعنی تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ پس بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سکھایا اور بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سیکھا۔ اس میں محمد سے مراد در اصل قرآن کریم ہی ہے۔ کیونکہ آپ ہی قرآن کریم کے الفاظ لائے ہیں۔ پس جماعت کا تقوےٰ پر قائم ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس زمانہ میں مومن اگر ترقی کرسکتے ہیں۔ تو قرآن کریم پر چل کر ہی۔ اور اگر یہ غذا ہضم نہ ہوسکے۔ تو پھر کیا فائدہ۔ اور اگر اسے ہضم کرنا چاہتے ہو تو متقی بنو۔ ابتدائی تقوےٰ جس سے قرآن کریم کی غذا ہضم ہوسکتی ہے۔ وہ کیا ہے وہ ایمان کی درستی ہے۔

تقوےٰ کے لئے پہلی ضروری چیز

ایمان کی درستی ہی ہے۔ قرآن کریم نے مومن کی علامت یہ بتائی ہے کہ یومنون بالغیب ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ میں متقی کیسے بنوں۔ پس اس کی پہلی علامت ایمان بالغیب ہے یعنی اللہ تعالےٰ۔ ملائکہ۔ قیامت اور رسولوں پر ایمان لانا۔ پھر اس ایمان کے نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ملائکہ۔ قیامت اور رسالت نظر نہیں آتی۔ اس لئے اس کے دلائل قرآن کریم نے مہیا کئے ہیں۔ اور وہ دلائل ایسے ہیں کہ ان کے ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا مگر کئی لوگ ہیں جو غور نہیں کرتے۔ آج کل ایمان بالغیب پر لوگ تمسخر اڑاتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں۔ بعض لوگ ان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ تم تعلیم یافتہ ہوکر خدا کو مانتے ہو۔ پھر قیامت اور مرنے کے بعد

اعمال کی جزا سزا

پر بھی لوگ تمسخر اڑاتے ہیں۔ ملائکہ بھی اللہ تعالےٰ کا پیغام اور دین لانے والے ہیں۔ اور یہ سب ابتدائی صداقتیں ہیں۔ مگر لوگ ان سب باتوں کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ یہ سارا ایک ہی سلسلہ ہے اور جس نے اس کی ایک کڑی کو بھی چھوڑ دیا۔ وہ ایمان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب میں شامل ہے۔ اور

یہی توکل کا مقام ہے

ایک شخص اگر دو سیر آٹا کسی غریب کو دیتا ہے اور یہ امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا اجر اسے ملے گا۔ تو وہ گویا غیب پر ایمان لاتا ہے۔ وہ کسی حاضر نتیجہ کے لئے یہ کام نہیں کرتا بلکہ غیب پر ایمان لانے کی وجہ سے ہی ایسا کرتا ہے۔ بلکہ جو شخص خدا تعالےٰ پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ بھی اگر ایسی کوئی نیکی کرتا ہے۔ تو

غیب پر ایمان کی وجہ

سے ہی کرسکتا ہے۔ فرض کرو کوئی شخص قومی نقطۂ نگاہ سے کسی غریب کی مدد کرتا ہے۔ تو بھی یہی سمجھ کر کرتا ہے۔ کہ اگر کسی وقت مجھ پر یا میرے خاندان پر زوال آیا۔ تو اسی طرح دوسرے لوگ میری یا میرے خاندان کی مدد کریں گے۔ تو تمام ترقیات غیب پر مبنی ہیں۔ کیونکہ بڑے کاموں کے نتائج فوراً نہیں نکلتے۔ اور ایسے کام جن کے نتائج نظر نہ آئیں حوصلہ والے لوگ ہی کرسکتے ہیں۔

قربانی کا مادہ

بھی ایمان بالغیب ہی انسان کے اندر پیدا کرسکتا ہے۔ گویا قرآن کریم نے ابتداء میں ہی ایک بڑی بات اپنے ماننے والوں میں پیدا کردی۔ چنانچہ وہ صحابہؓ جو بدر اور احد کی لڑائیوں میں لڑے۔ کیا وہ کسی ایسے نتیجہ کے لئے لڑتے تھے جو سامنے نظر آرہا تھا۔ نہیں بلکہ ان کے دلوں میں ایمان بالغیب تھا۔ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر مکہ کے بعض امراء نے صلح کی کوشش کی۔ مگر بعض ایسے لوگوں نے جنہیں نقصان پہنچا ہوا تھا، شور مچا دیا۔ کہ ہرگز صلح نہیں ہونی چاہیئے۔ آخر ایک شخص نے کہا کہ کسی آدمی کو بھیجا جائے۔ جو

مسلمانوں کی طاقت کا اندازہ

کرکے آئے۔ چنانچہ ایک آدمی بھیجا گیا۔ اور اس نے آکر کہا کہ اے میری قوم میرا مشورہ یہی ہے۔ کہ ان لوگوں سے لڑائی نہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ تم بتاؤ تو سہی کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ اور سامان وغیرہ کیسا ہے۔ اس نے کہا کہ میرا اندازہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعداد ۳۱۰ اور ۳۳۰ کے درمیان ہے۔ اور کوئی خاص سامان بھی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ پھر جب یہ حالت ہے تو تم یہ مشورہ کیوں دیتے ہو۔ کہ ان سے لڑائی نہ کی جائے۔ جب ان کی تعداد بھی ہم سے بہت کم ہے۔ اور سامان بھی ان کے پاس بہت کم ہے۔ اس نے کہا کہ بات یہ ہے۔ کہ میں نے اونٹوں اور گھوڑوں پر آدمی نہیں بلکہ

موتیں سوار دیکھی ہیں

میں نے جو چہرہ بھی دیکھا۔ میں نے معلوم کیا۔ کہ وہ تہیہ کئے ہوئے ہے۔ کہ خود بھی مر جائے گا۔ اور تم کو بھی مار دیگا۔ چنانچہ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ابوجہل میدان میں کھڑا تھا۔ اور عکرمہ اور خالد بن ولید جیسے بہادر نوجوان اس کے گرد پہرہ دے رہے تھے۔ کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دونوں طرف پندرہ پندرہ سال کے بچے کھڑے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ میں آج کیا جنگ کرسکوں گا۔ جبکہ میرے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے بچے ہیں لیکن ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا۔ کہ ایک لڑکے نے آہستہ سے مجھے کہنی ماری۔ اور پوچھا چچا وہ

ابوجہل کون ہے

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا ہے۔ میں نے خدا سے عہد کیا ہے۔ کہ آج اسے ماروں گا۔ ابھی وہ یہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ دوسرے لڑکے نے بھی اسی طرح آہستہ سے کہنی ماری۔ اور مجھ سے یہی سوال کیا میں اس بات سے حیران تو ہوا۔ مگر انگلی کے اشارہ سے بتایا کہ ابوجہل وہ ہے۔ جو خود پہنے کھڑا ہے۔ اور ابھی میں نے انگلی کا اشارہ کرکے ہاتھ نیچے ہی کیا تھا کہ وہ دونوں بچے اس طرح پر جا گرے جس طرح چیل اپنے شکار پر جھپٹتی ہے اور تلواریں سونت کر ایسی بے جگری سے اس پر حملہ آور ہوئے کہ اس کے محافظ سپاہی ابھی تلواریں سنبھال بھی نہ سکے تھے۔ کہ انہوں نے ابوجہل کو نیچے گرا دیا۔ ان میں سے ایک کا بازو کٹ گیا۔ مگر قبل اس کے کہ باقاعدہ جنگ شروع ہو۔ ابوجہل مہلک طور پر زخمی ہوچکا تھا۔ یہ کیا چیز تھی۔ جس نے ان لوگوں میں اتنی جرأت پیدا کردی تھی۔

یہ ایمان بالغیب ہی تھا۔

جس کی وجہ سے وہ اپنے آپکو ہر وقت قربانیوں کی آگ میں جھونکنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور یہ ایمان بالغیب ہی تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں یہ یقین پیدا ہوچکا تھا۔ کہ دنیا کی نجات اسلام میں ہی ہے۔ اور خواہ کچھ ہو ہم اسلام کو دنیا میں غالب کرکے رہیں گے۔

پس مجلس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے۔ کہ جماعت میں تقوےٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے لئے

پہلی ضروری چیز

ایمان بالغیب ہے

یعنی۔ اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ۔ قیامت رسولوں اور ان شاندار اور عظیم الشان نتائج پر جو آئندہ نکلنے والے ہیں۔

ایمان پیدا کرنا چاہیئے۔ انسان کے اندر بزدلی اور نفاق وغیرہ اسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل میں ایمان بالغیب نہ ہو۔ اس صورت میں انسان سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے یہ بھی اگر چلا گیا تو پھر کچھ نہ رہے گا اور اس لئے وہ قربانی کرنے سے ڈرتا ہے۔

یومنون بالغیب کے ایک معنے امن دینا بھی ہے۔ یعنی جب قوم کا کوئی فرد باہر جاتا ہے تو اس کے دل میں یہ اطمینان ہونا ضروری ہے کہ اس کے بھائی اس کے بیوی بچوں کو امن دیں گے کوئی قوم جہاد نہیں کر سکتی جب تک اسے یقین نہ ہو کہ اس کے پیچھے رہنے والے بھائی دیانتدار ہیں۔ پس ان تینوں مجلسوں کا ایک یہ بھی کام ہے کہ جماعت کے اندر ایسی امن کی روح پیدا کریں۔ ان تینوں مجالس کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایمان بالغیب ایک میخ کی طرح ہر احمدی کے دل میں اس طرح گڑ جائے کہ اس کا ہر خیال۔ ہر قول اور ہر عمل اس . . . . کے تابع ہو۔ اور یہ ایمان قرآن کریم کے علم کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ فلسفیوں کی جھوٹی اور پر فریب باتوں سے متاثر ہوں اور قرآن کریم کا علم حاصل کرنے سے غافل رہیں۔ وہ ہرگز کوئی کام نہیں کر سکتے پس مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کا یہ فرض ہے اور ان کی یہ پالیسی ہونی چاہیئے کہ وہ یہ باتیں قوم کے اندر پیدا کریں۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے اس کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ لیکچروں کے ذریعہ اسباق کے ذریعہ۔ اور بار بار امتحان لیکر ان باتوں کو دلوں میں راسخ کیا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھایا جائے یہاں تک کہ ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے کے دل میں ایمان بالغیب پیدا ہو جائے

دوسری ضروری چیز

نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے قرآن کریم نے یؤدون الصلوٰۃ کہیں نہیں فرمایا یا یصلون نہیں کہا۔ بلکہ جب بھی نماز کا حکم دیا ہے یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے اور اقامت کے معنے باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں۔ اور پھر اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے گویا صرف نماز کا ادا کرنا کافی نہیں بلکہ نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ اور اس طرح ادا کرنا ضروری ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص نہ رہے۔ اسلام میں نماز پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ قائم کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ نماز پڑھنے پر خوش نہ ہو بلکہ نماز قائم کرنے پر خوش ہو۔ پھر خود ہی نماز قائم کر لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو اس پر قائم کرنا چاہیئے۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی اقامت نماز کا عادی بنانا چاہیئے۔ بعض لوگ خود تو نماز کے پابند ہوتے ہیں مگر بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اگر دل میں اخلاص ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے۔ ہماری جماعت میں ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے مجھے لکھا کہ میرے والد میرے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل ہو اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا۔ اور مذہبی آزادی نہ رہے گی لیکن کیا اس کا کبھی آپ نے کوئی انتظام کیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ کتابیں جو وہ پڑھتا ہے وہ اثر نہ ڈالیں۔ دوست اثر نہ ڈالیں۔ اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیا جائے اور تریاق سے بچایا جائے تو میں بتا رہا تھا کہ

اقامت نماز ضروری ہے

اور اس میں خود نماز پڑھنا۔ دوسروں کو پڑھوانا۔ اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا۔ باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اس کی طرف ہمارے دوستوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ مجھے افسوس ہے کہ کئی لوگوں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود تو نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی اولاد نہیں پڑھتی اولاد کو نماز کا پابند بنانا بھی اشد ضروری ہے اور نہ پڑھنے پر ان کو سزا دینی چاہیئے۔ ایسی صورت میں بچوں کا خرچ بند کرنے کا تو حق نہیں ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں خرچ تو دیتا رہوں گا مگر تم میرے سامنے نہ آؤ جب تک نماز کے پابند نہ ہو۔ ہاں اگر کوئی بچہ کہہ دے کہ میں مسلمان نہیں ہوں تو پھر البتہ حق نہیں کہ اس پر زور دیا جائے۔ لیکن اگر وہ احمدی اور مسلمان ہے تو پھر اسے سزا دینی چاہیئے اور کہہ دینا چاہیئے کہ آج سے تم ہمارے گھر میں نہیں رہ سکتے۔ جب تک کہ نماز کے پابند نہ ہو جاؤ۔

تیسری چیز

وممارزقنٰھم ینفقون یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کیا جائے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی پہلی چیز جذبات ہیں بچہ جب ذرا ہوش سنبھالتا ہے تو محبت اور پیار اور غصہ کو محسوس کرتا ہے۔ خوش ہوتا اور ناراض ہوتا ہے۔ پھر پیدائش سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے انسان کو آنکھیں۔ ناک۔ کان اور ہاتھ پاؤں دیئے ہیں۔ پھر بڑا ہونے پر علم ملتا ہے۔ طاقت ملتی ہے۔ ان سب میں سے تھوڑا تھوڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ ہے۔ علم روپیہ۔ عقل جذبات اور اپنی طاقتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ یہ مطالبہ ایسا وسیع ہے کہ اس کی تفصیل کے لئے کئی گھنٹے درکار ہیں۔ اور اس پر ہزار صفحہ کی کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں بہت سے ہیں جو تھوڑا بہت صدقہ دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس مطالبہ کو پورا کر دیا۔ حالانکہ یہ بہت وسیع ہے۔ جہاد کا حکم بھی اسی کا ایک جزو ہے۔ بعض افراد صدقہ دے دیتے ہیں۔ کچھ پیسے خرچ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کر دی حالانکہ

اس کا مطلب صرف یہ ہے

کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی . . . . . . بہت سی چیزوں میں سے ایک کو خرچ کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کچھ جو تمہیں دیا گیا ہے ان سب میں سے کچھ کچھ خرچ کرو۔ ہماری تائی صاحبہ مغفورہ اسی بیاسی سال کی عمر میں سارا سال روئی کو کتوانا۔ پھر اس کا کپڑا بنوانا۔ پھر جلاہوں کو دیکر اس کا کپڑا بنوانا۔ اور پھر رضائیاں اور توشکیں بنوا کر غریبوں میں تقسیم کرنا ان کا دستور تھا اور اس میں سے بہت سا کام وہ اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ جب کہا جاتا کہ دوسروں سے کرا لیا کریں۔ تو کہتیں اس طرح مزا نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چند پیسے کسی غریب کو دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ جو شخص پیسے تو خرچ کرتا ہے مگر اصلاح و ارشاد کے کام میں حصہ نہیں لیتا وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس حکم پر عمل کر لیا ہے یا جو یہ کام بھی کرتا ہے مگر ہاتھ پاؤں اور اپنی طاقت کو خرچ نہیں کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں کی خدمت نہیں کرتا وہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس پر عمل کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں

ساری قوتوں کو صرف کرنے کا حکم ہے

جذبات کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ضروری ہے۔ مثلاً غصہ چڑھا تو معاف کر دیا۔ اسی کے ماتحت ہاتھ سے کام کرنا اور محنت کرنا بھی ہے اور میں خدام الاحمدیہ کو خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدمت خلق کی روح نوجوانوں میں پیدا کریں۔ شادیوں۔ بیاہوں اور دیگر تقریبات میں کام کرو۔ خواہ وہ کسی مذہب کے لوگوں کی ہوں۔

اس کے بعد فرمایا والذین یؤمنون بما انزل الیک اس میں ایمان بالقرآن کا حکم ہے۔ مگر اس کو صرف ماننا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ہر حکم کو اپنے اوپر حاکم بنانا ضروری ہے اس سلسلہ میں میں نے احباب کو یہ نصیحت کی تھی کہ قرآن کریم نے عورتوں کو حصہ دینے کا جو حکم دیا ہے اس پر عمل کریں۔ اور چند سال ہوئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے احباب سے کہا تھا کہ کھڑے ہو کر اس کا اقرار کریں۔ اور اکثر نے کیا بھی تھا۔ مگر میرے پاس شکایتیں پہنچتی رہتی ہیں۔ کہ بعض احمدی نہ صرف یہ کہ خود حصہ نہیں دیتے بلکہ دوسروں سے لڑتے ہیں کہ تم بھی کیوں دیتے ہو۔ مسلمانوں نے جب عورتوں

سے یہ سلوک شروع کیا تو خدا تعالیٰ نے ان کو غورتیں بنا دیا۔ انہیں ماتحت کر دیا اور دوسروں کو ان پر حاکم کر دیا۔

انہوں نے عورتوں کو ان کے حق سے محروم کیا تو خدا تعالیٰ نے ان سے حکومت چھین کر انگریزوں کو دے دی۔ انہوں نے عورتوں کو نیچے گرایا اور خدا تعالیٰ نے ان کو گرا دیا لیکن اگر تم آج عورتوں کو ان کے حقوق دینے لگ جاؤ اور

مظلوموں کے حق قائم کرو

تو خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور تمہیں اٹھا کر اوپر لے جائیں گے۔ پس عورتوں کے حقوق ان کو ادا کرو اور ان کے حصے ان کو دو۔ مگر اس طرح نہیں جس طرح کا ایک واقعہ میں نے پہلے بھی کئی بار سنایا ہے ایک احمدی تھے ان کی دو بیویاں تھیں۔ قادیان سے ایک دوست ان کے پاس گئے تو ان کو معلوم ہوا کہ وہ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں۔ انہوں نے نصیحت کی کہ یہ ٹھیک نہیں اس نے کہا کہ میں نے تو اپنا یہ اصول بنا رکھا ہے کہ جب ایک غلطی کرے تو اسے تو اس کی غلطی کی وجہ سے مارتا ہوں۔ اور دوسری کو ساتھ اس لئے مارتا ہوں کہ وہ اس پر ہنسے نہیں۔ جو دوست قادیان سے گئے تھے انہوں نے بہت سمجھایا کہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسے سخت ناپسند فرماتے ہیں۔ اس نے سنکر کہا اچھا پھر تو بہت بڑی غلطی ہوئی اب کیا کروں۔ کیا معافی مانگوں۔ انہوں نے کہا ہاں معافی مانگ لو۔ وہ گھر پہنچے اور بیویوں کو بلا کر کہا۔ کہ مجھ سے تو بڑی غلطی ہوتی رہی جو میں تم کو مارتا رہا

مجھے معلوم ہوا ہے

کہ یہ گناہ ہے اور حضرت صاحب اس پر بہت ناراض ہوتے ہیں۔ اس لئے مجھے معافی دے دو۔ وہ دل میں خوش ہوئیں کہ آج ہمارے حقوق قائم ہونے لگے ہیں۔ بگڑ کر کہنے لگیں۔ کہ تم مارتے ہی کیوں کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ بس غلطی ہو گئی۔ اب معاف کر دو۔ وہ کہنے لگیں کہ نہیں ہم تو معاف نہیں کریں گی۔ اس پر اس نے کہا کہ سیدھی طرح معافی دیتی ہو یا "لاہواں چمڑی" یعنی کھال ادھیڑ دوں۔ وہ سمجھ گئیں کہ بس اب یہ بگڑ گئے ہیں۔ جھٹ کہنے لگیں کہ نہیں ہم تو یونہی کہہ رہی تھیں۔ آپ کی مار تو ہمارے لئے پھولوں کی طرح ہے۔ ہندوستان میں

عورتوں کو جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے

کتے کو اس طرح نہیں مارا جاتا۔ بیلوں اور جانوروں کو بھی اس طرح نہیں مارا جاتا جس طرح عورتوں کو مارا جاتا ہے اور عورتوں کے ساتھ ان کے اس سلوک کا یہ نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عورتوں کی پوزیشن دے دی ہے۔ جب عورت کی عزت نہ کی جائے تو اولاد کے دل میں بھی خساست پیدا ہوتی ہے باپ خواہ سید ہو۔ لیکن اگر اس کی ماں کی عزت نہ ہو تو وہ اپنے آپ کو انسان کا بچہ نہیں بلکہ ایک انسان اور حیوان کا بچہ سمجھتا ہے۔ اور اس طرح وہ بزدل بھی ہو جاتا ہے۔

پس عورتوں کی عزت قائم کرو۔ اس کا نتیجہ یہ بھی ہو گا کہ تمہارے بچے اگر گیدڑ ہیں تو وہ شیر ہو جائیں گے۔ یومنون بما انزل الیک کے بعد ایمان بما انزل من قبلک کا حکم ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ دوسروں کے بزرگوں کا جائز ادب اور احترام کرو۔ گویا اس میں صلح کی تعلیم دی گئی ہے پھر اس میں یہ بھی تعلیم ہے کہ تبلیغ میں نرمی اور سچائی کا طریق اختیار کرو۔

آخری چیز یقین بالآخرت ہے

اس کے معنے دو ہیں۔ ایک تو مرنے کے بعد زندگی کا یقین ہے۔ بعض دفعہ انسان کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ مگر ایمان بالغیب کی طرف اس کا ذہن نہیں جاتا۔ اس وقت اس بات سے ہی اس کی ہمت بندھتی ہے کہ میری اس قربانی کا نتیجہ اگلے جہان میں پھر اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ انسان ایمان رکھے کہ خدا تعالیٰ مجھ پر بھی وہی طرح کلام نازل کر سکتا ہے جس طرح اس نے پہلوں پر کیا۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ سے محبت وہی شخص کر سکتا ہے جو یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ میری محبت کا صلہ مجھے ضرور دے سکتا ہے جس کے دل میں یہ ایمان نہ ہو وہ خدا تعالیٰ سے محبت نہیں کر سکتا۔

پس

یہ چھ کام ہیں

جو انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ پوری کوشش کر کے جماعت کے اندر ان امور کو رائج کریں تا کہ ان کا ایمان صرف رسمی ایمان نہ رہے بلکہ حقیقی ایمان ہو جو انہیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے اور وہ غرض پوری ہو جس کے لئے میں نے ان تنظیم کی بنیاد رکھی تھی۔

دوست چندہ امداد درویشان کو یاد رکھیں

یہ ایک اہم جماعتی ذمہ داری ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

کچھ عرصہ سے (خصوصاً جب سے کہ میں ام مظفر احمد کی بیماری کے تعلق سے لاہور آیا ہوا ہوں) دفتری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ امداد درویشان میں کافی کمی آگئی ہے۔ جس سے مجھے اس قرآنی نکتہ کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے کہ خواہ کوئی کام کیسا ہی مبارک اور اہم ہو اس کے لئے بار بار تذکیر یعنی یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ احباب جماعت میں غفلت پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سو میں اس مختصر نوٹ کے ذریعہ تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ امداد درویشان کا چندہ ایک اہم جماعتی ذمہ داری جس کی طرف سے مخلصین جماعت کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ درویش (اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کے مطابق حقیقۃً درویش ہیں) اس وقت قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں وہ دراصل اس کام میں ساری جماعت کے نمائندہ ہیں اور ان کی خدمت ایک بھاری جماعتی خدمت ہے جو یقیناً خدا کے حضور بڑے ثواب کا موجب ہے کیونکہ ان میں سے اکثر بڑی تنگی کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اپنی طاقت اور خدائی توفیق کے مطابق ان کی امداد کریں۔ یہ امداد موجودہ حالات میں زیادہ تر دو طرح سے کی جاتی ہے:۔

(۱) اول جن درویشوں کے عزیز و اقارب پاکستان میں ہیں اور وہ اپنے عزیز درویشوں کی امداد سے محروم ہیں ان کی مالی امداد کا انتظام کرنا جس میں بوڑھے والدین کی امداد یا بیوہ بہنوں کی امداد یا قریبی عزیزوں کی شادی کے موقعہ پر امداد یا پاکستان میں تعلیم پانے والے بچوں کی امداد وغیرہ شامل ہے۔

(۲) جو درویش وقتاً فوقتاً پاکستان آتے رہتے ہیں اور یہاں آ کر ان میں سے اکثر قریباً قلاش ہوتے ہیں۔ ان کی پاکستان میں ضروری امداد کا انتظام کرنا تا کہ وہ ربوہ کی زیارت سے مشرف ہو سکیں اور تازہ مذہبی لٹریچر خرید سکیں۔ اور اپنے ویزا کے مطابق اپنے عزیزوں سے بھی ملاقات کر سکیں جن میں سے بعض دور دراز کے شہروں میں آباد ہیں اور ان کے پاس پہنچنا کافی اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

پس میں جماعت کے مخلص اور مخیر اصحاب سے پھر ایک دفعہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ من کان فی عون اخیہ کان اللّٰہ فی عونہ "یعنی جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگ جاتا ہے" اور یہاں تو کسی عام بھائی کی امداد کا سوال نہیں بلکہ خاص حالات میں اپنے ان مخلص بھائیوں کی امداد کا سوال ہے جو ساری جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دارالامان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء)

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اور اہل قلم بزرگ

رسالہ الفرقان ماہ دسمبر میں حضرت حافظ روشن علیؓ نمبر شائع کر رہا ہے۔ اس نمبر کے لئے مقالات اور منظومات ۱۵ نومبر تک پہنچ جانے ضروری ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک پر درد مختصر مضمون موصول ہو چکا ہے۔ دیگر حضرات بھی جلد از جلد اپنے مقالات ارسال فرما دیں۔ (ایڈیٹر الفرقان۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی امۃ السلام عمر پندرہ سال عرصہ ڈیڑھ ماہ سے گلے کی شدید سوزش، خشک کھانسی اور بخار میں مبتلا ہے۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے

(حکیم عبدالواحد دفتر اصلاح و ارشاد مقامی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ٹنڈر جلسہ سالانہ

مندرجہ ذیل ٹنڈر دئے جانے مطلوب ہیں۔ ٹنڈر یکم نومبر تک مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام پر پہنچ جانے ضروری ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ سب سے کم ٹنڈر والے کو ٹنڈر دیا جائے۔

(۱) گوشت بکری — (۵) آب رسانی

(۲) نانبائیاں — (۶) روشنی

(۳) آٹا گندھائی — (۷) باورچیاں

(۴) پیڑے کروائی — (۸) صفائی

(ناظم سپلائی ربوہ)

وصایا نہایت احتیاط سے تحریر کی جائیں

باوجود بار بار اعلان کرنے کے اور وصیتوں کے مضامین کے نمونے شائع کرنے کے اس وقت تک بھی بعض وصایا غلط الفاظ میں اور غلط مفہوم میں لکھی ہوئی آرہی ہیں مجبوراً ایسی وصیتوں کو تکمیل و تصحیح کے لئے واپس کرنا پڑتا ہے اور ان پر کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی اور خواہ مخواہ آٹھ آنے کا فارم وصیت ضائع ہو جاتا ہے اور ڈاک کے اخراجات دونوں طرف کے الگ ہو جاتے ہیں۔ لہذا ایک مرتبہ پھر احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وصیتیں کرنے والے اور وصیتیں لکھنے والے احباب ان تینوں مسودات کو پڑھ لیا کریں جو اخبار الفضل مجریہ ۱۲ اگست کے صفحہ ۵ پر شائع کئے گئے ہیں۔ اور جو مسودہ ان کے مناسب حال ہو اس کے مطابق اور اس کا تتبع کرتے ہوئے وصیت لکھا یا لکھوایا کریں۔ نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد اور دفتر کی ہدایت مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۳ اکتوبر صفحہ ۴ کو بھی ملحوظ رکھا کریں۔ تاکہ بلاوجہ دفتر کے فارموں اور طرفین کے اخراجات ڈاک کا ضیاع نہ ہو

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پروگرام سال رواں قیادت تعلیم انصار اللہ

نصاب تقریری امتحان سہ ماہی آخری

(۱) نماز سادہ یعنی ثناء و سورہ فاتحہ۔ التحیات اور درود شریف۔ سجدہ و رکوع و ما بین السجدتین کی دعائیں سب انصار کو حفظ ہونی چاہیئں

(۲) جو ناخواندہ انصار گذشتہ سال کے پروگرام کے مطابق یسرنا القرآن پڑھ چکے ہوں۔ وہ قرآن مجید کا پہلا پارہ پڑھیں ورنہ یسرنا القرآن۔

(۳) ہر مجلس ناخواندہ انصار کو اردو لکھنا پڑھنا سکھانے کا انتظام کرے اور انصار میں سے کوئی رکن ایسا نہ ہو جو کم از کم اپنا نام نہ لکھ سکے۔

نصاب تحریری امتحان سہ ماہی آخری

آسمانی فیصلہ و چشمہ مسیحی۔ ہر دو کتب کا پرچہ جوابات کتابیں دیکھ کر آرام سے اپنے گھروں میں نصف دسمبر تک تیار کر کے احباب اپنے زعماء کو دے دیں۔

ہر دو امتحانات کا نتیجہ زعماء کرام جلسہ سالانہ سے قبل مرکز میں بصورت فرسٹ سیکنڈ و تھرڈ ڈویژن۔ البتہ اول دوم کے فیصدی نمبر درج کر کے ارسال مرکز فرمائیں

(قائد تعلیم)

قرآن کریم کا چرچا عام کرنے کیلئے ہمیں حفاظ کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"قرآن کریم کا چرچا اور اس کی برکات کو عام کرنے کے لئے ہماری جماعت میں بکثرت حفاظ ہونے چاہئیں۔ پرسوں ایک دوست مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ وہ اپنے لڑکے کو قرآن شریف حفظ کرانا چاہتے ہیں۔ مگر جو دوست ملتا ہے کہتا ہے ایسا نہ کیجئے بچہ پر بوجھ پڑ جائے گا اور وہ بیمار ہو جائے گا۔ میں نے جواب دیا کہ شیطان تو ہمیشہ ہی نیک کام میں دخل دیا کرتا ہے آپ اسے بھی شیطانی وسوسہ سمجھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں ہر جماعت میں کچھ لوگ شیطان کے قائمقام ہوتے ہیں۔ وہاں مومن بھی بعض دفعہ اپنی کمزوری سے ایسے لوگوں کو دلیر کر دیتے ہیں اسلام کو روپے کی ضرورت ہے۔ اگر شیطان کسی کو دھوکا دینا چاہے تو اس رنگ میں بھی دھوکا دے سکتا ہے کہ چندہ دینا ہی کافی ہے۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہمارے بچے قرآن حفظ کریں وہ یہ نہیں جانتے کہ چندہ مانگا جاتا ہے انسانوں پر خرچ کرنے کے لئے جب آدمی ہی نہ ہوں گے تو خرچ کس پر ہوگا۔ بہرحال قرآن کریم کا چرچا عام کرنے کے لئے ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے حفاظ کے نہ ہونے کا یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو تراویح پڑھانے والے نہیں ملتے اور باہر سے بلانے پڑتے ہیں ابھی تھوڑے دن ہوئے ایک بچہ میرے پاس آیا۔ جو بہت ذہین معلوم ہوتا ہے۔ اس کی بہن نے بتایا کہ میرے اس بھائی نے خود بخود آدھا سیپارہ حفظ کر لیا ہے میں نے کہا گھر میں اپنے طور پر حفظ کرانے سے تلفظ کی غلطیاں پختہ ہو جائیں گی اور پھر ان کا دور کرنا مشکل ہوگا جس نے قرآن کریم حفظ کرنا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی اچھے حافظ یا قاری کی نگرانی میں حفظ کرے تاکہ وہ صحیح طور حفظ کر سکے"

(ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اخبار الفضل ۲۵ اگست ۱۹۶۰ء)

حضور اقدس کے ان ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن کریم حفظ کرانے کا شوق دلائیں۔ اس غرض کے لئے جامعہ احمدیہ کی زیر نگرانی حافظ کلاس جاری ہے۔ دوست اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس میں داخل کرا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:۔ مستحق طلباء کو وظائف بھی دئے جاتے ہیں (وکیل التعلیم ربوہ)

ڈاکٹروں کی ضرورت

ہمیں بیرونی ممالک میں چند ایم بی بی ایس ریٹائرڈ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو کم از کم تین سال بیرونی ممالک میں اپنے آپ کو خدمت کے لئے وقف کر سکیں۔ ایسے دوست اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف اور تجربہ وکالت تبشیر ربوہ کے نام ارسال فرمادیں۔ (وکیل التبشیر)

درخواست ہائے دعا

(۱) ۳۰ر اگست ۱۹۶۰ء کو میرا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن سی۔ ایم۔ ایچ مظفر آباد میں ہوا سیپٹک ہونے کی وجہ سے بیماری طویل ہو گئی اور ۲۲ر ستمبر کو دوسری بار زخم مندمل کرنے کے لئے اپریشن ہوا۔ احباب کرام کی دعاؤں سے ہی خاکسار مورخہ ۱۱ر اکتوبر کو ہسپتال سے ڈسچارج ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں مقامی جماعت کے احباب اور دوسرے دوستوں نے میرے ساتھ انتہائی شفقت اور محبت کا سلوک کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر عطا فرمائے۔ میرا اب معمولی سا زخم باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (طالب دعا:۔ عبدالغفار ڈار سابق مدیر اصلاح سرینگر)

(۲) خاکسار کی بائیں آنکھ کا چھوٹا اپریشن عنقریب سول ہسپتال چکوال میں ہونے والا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب کرے اور بینائی عطا کرے (حوالدار غلام احمد میرزا محلہ شمالی چکوال ٹاؤن)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد ایاز خاں صاحب مورخہ ۸ر ۱۰ر راولپنڈی سے چکوال بذریعہ کار جا رہے تھے۔ کار درخت سے ٹکرا گئی۔ اور وہ بری طرح زخمی ہو گئے تھے اور ہسپتال پہنچ کر جان بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(حوالدار غلام احمد میرزا محلہ شمالی چکوال ٹاؤن)

مشرقی پاکستان کے طوفان میں چار ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے

پانچ ہزار مکانات بالکل تباہ ہو گئے پندرہ ہزار کو سخت نقصان پہنچا

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں گورنر مشرقی پاکستان نے کہا ہے پچھلے دنوں صوبہ کے جو ساحلی علاقے طوفان اور سمندری پانی کے ریلے سے متاثر ہوئے تھے۔ ان کے نقصان کے ابتدائی اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ چار ہزار سے زیادہ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ پانچ ہزار مکانات بالکل مسمار ہو گئے۔ پندرہ ہزار مکانات کو شدید نقصان پہنچا۔ اور بیس ہزار مکانات کو معمولی نقصان پہنچا۔ اسی طرح بچانوے فیصدی سرکاری عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ ان میں ہسپتالوں اور سکولوں کی عمارتیں بھی شامل ہیں۔

جنرل اعظم خاں گورنروں کی دو روزہ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے کل صبح ڈھاکہ سے لاہور پہنچے تھے اور والٹن کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے آپ نے کہا نقصان کا صحیح اندازہ اسی وقت ہو سکے گا جب گھر گھر جا کر نقصان کی رپورٹ تیار کر لی جائے گی۔

آپ نے کہا متاثرہ علاقوں کے لئے امداد پہنچانے کی رفتار تیز تر کر دی گئی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے سول افسر اور فوجی عملے میں پورا تعاون عمل میں آ رہا ہے۔ آپ نے کہا پندرہ سو مربع میل علاقہ اس ناگہانی بلا کی زد میں آیا۔ اس علاقے میں چھ سات سو چھوٹے بڑے جزیرے ہیں جو ۳۶ گھنٹے تک نہایت سخت طوفان اور ۴۵ منٹ تک نہایت سرکش قسم کی سمندری لہروں کی زد میں رہے۔ سمندری لہریں ۱۰ فٹ بلند تھیں۔ اور جزیروں پر ان کی اونچائی چار فٹ سے کم نہ تھی۔ آپ نے کہا یہ لہریں اتنی تیز تھیں کہ ان کی راہ میں جو کچھ بھی آتا تھا اسے خس و خاشاک کی طرح بہا لے جاتی تھیں۔ آپ نے کہا اس علاقے میں مویشیوں کی بہت بڑی تعداد لہروں کی نذر ہو گئی ہے اور میں مغربی پاکستان سے مویشیوں کی ایک تعداد حاصل کرنے کی کوشش کروں گا تاکہ کسی حد تک نقصان کی تلافی کی جا سکے۔

آپ نے متاثرہ علاقوں کے سرکاری افسروں کے کام کو سراہا اور کہا وہ بڑی فرض شناسی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

آپ نے کہا کہ حکومت کے سامنے فوری کام یہ ہے کہ بے گھر لوگوں کے لئے سر چھپانے کی جگہ پیدا کی جائے۔ تاکہ مستقل مکانات کی تیاری تک وہ محفوظ رہ سکیں۔ آپ نے کہا فوج کی طرف سے سول افسروں کو مؤثر امداد دی جا رہی ہے۔

گورنر نے بتایا کہ متاثرہ علاقوں کے مواصلات بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے امدادی کام کی راہ میں دشواری پیدا ہو رہی ہے۔ بعض علاقوں کے عوام اپنی پیٹھ پر تعمیری سامان اٹھا کر لے جا رہے ہیں۔

جنرل اعظم نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں ماہروں سے مشورہ لے رہا ہوں کہ آئندہ ایسے واقعات سے عوام کو بچانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ آپ نے کہا سائرن اور سرخ روشنی کا انتظام کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے تاکہ عوام کو قبل از وقت خطرے سے آگاہ کیا جائے مواصلات کی اصلاح کی بھی بڑی اہمیت ہے اس سے نہ صرف مصیبت کے دنوں میں مدد ملے گی۔ بلکہ عوام کی اقتصادی زندگی پر بھی اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ آپ نے کہا کوشش کی جائے گی کہ کم از کم سرکاری عمارتیں بلند مکانات پر تیار کی جائیں تاکہ سرکاری افسر ایسے دردناک واقعات کے وقت عوام کو پناہ دینے کا انتظام کر سکیں۔

جنرل اعظم خاں نے متاثرہ علاقوں میں لوگوں کے حوصلے کو سراہا۔ اور کہا جب ان لوگوں کی جرأت کی داد دئیے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے طوفان اور سمندری ریلے کے مقابلے کے لئے بڑی ہمت سے کام لیا ہے۔ آپ نے کہا فضائیہ کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ متاثرہ علاقوں کا فضائی نقشہ تیار کرے۔ آپ نے کہا اس سے بھی نقصان کی کیفیت معلوم ہو سکے گی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

جناب محترم ایم۔ این۔ رضوی سٹی مجسٹریٹ لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

"پیر صلاح الدین صاحب پی۔ سی۔ ایس ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور نے مجھے بنیادی جمہوریت کے انتخاب کے زمانے میں بتایا کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے جو تکان ہو جاتی ہے اس سے محفوظ رہنے کیلئے آپ کی سونے کی گولیوں کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے میں نے اس قول کو آزمایا اور درست پایا۔" سونے کی گولیاں ایک ماہ کورس چودہ روپے

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

انکی خوشبو اور مہک

جیسے ـــــ تازہ پھول

نرگس۔ گلاب۔ موتیا۔ چنبیلی۔ رات کی رانی اور راملا کی بہترین خوشبو

شائنو ہیئر آئلز

میں دستیاب ہیں

خوبصورت پیکنگ۔ اعلیٰ کوالٹی۔ دماغ کو ٹھنڈک اور راحت پہنچانے والے

اپنے شہر کے ہر دکاندار سے طلب فرمائیے

یکے از مصنوعات شائنو

زیر سرپرستی ـــــ **فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ**

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینجر)

خوشخبری

ملفوظات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد اوّل

چھپ کر تیار ہے

آج ہی

آرڈر بھجوا کر بذریعہ وی۔ پی منگوالیں ورنہ محروم رہنا پڑے گا۔

یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ بکنے والی ہے

قیمت علاوہ محصولڈاک آٹھ روپے فی جلد محصولڈاک -/۱

نوٹ:۔ جن اصحاب نے آرڈر بھجوائے ہوئے ہیں۔ ان کو جلدیں بذریعہ وی۔ پی بھجوائی جا رہی ہیں احباب وی پی وصول فرما کر شکر کا موقع دیں

المشتہر:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنے میڈیکل سٹور کے لئے ایک نوجوان کوالیفائڈ کمپاؤنڈر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۱۲۰ روپیہ ماہوار دی جائے گی۔

خواہشمند حضرات فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مرزا محمد رفیع
ذکی میڈیکل سٹور ڈنگری
ضلع تھرپارکر

سستی اراضی:۔ ضلع مظفر گڑھ میں زرعی اراضی دو ہزار سے تین ہزار ٹیوب ویل پر اور چھ ہزار آٹھ ہزار ایکڑ فی ریجہ نقد قیمت پر خریدنے کے لئے بذریعہ جوابی لفافہ معلومات حاصل کریں۔ عمر ایجنسی پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل گورنمنٹ ہائی سکول نواں شہر ملتان

حیات طیبہ ایڈیشن دوم

مصنفہ شیخ عبد القادر صاحب فاضل

گذشتہ جلسہ سالانہ پر جب کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا تو احباب کے اصرار پر دوسرا ایڈیشن شائع کرنا پڑا۔ حیات طیبہ کو اللہ تعالیٰ نے از حد قبولیت عطا فرمائی بیسیوں احباب نے بذریعہ خطوط مبارکباد دی۔ اور سینکڑوں نے زبانی ان کی اس اہم خدمت کو سراہا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا دوسرے ایڈیشن میں سلسلے کے قریباً تمام نامور بزرگوں کے قیمتی ریویو درج ہیں۔

یہ ایک ہی جلد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مکمل سوانح عمری ہے سلسلہ کی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کے ہاتھ میں یہ کتاب ہونی چاہیئے۔ قیمت فی جلد -/۷ روپے

حکیم مولوی عبد اللطیف شاہد مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

باموقع اراضی برائے فروخت

محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں ریلوے اسٹیشن کے سامنے ۶۰ فٹ کی سڑک (برشارع تجارت) پر ایک کنال کا قطعہ قابل فروخت ہے۔ پانی میٹھا ہے

المشتہر:۔ معرفت مولوی تاج الدین صاحب (ناظم دار القضاء) ربوہ

دوائی فضلِ الٰہی جس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ نرینہ اولاد پیدا ہوتی ہے قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر) کا جلسہ ملتوی کر دیا گیا

چونکہ آزاد کشمیر میں ان دنوں فوری طور پر بنیادی جمہوریت کا الیکشن ۲۳؍۱۰؍۶۰ کو ہو رہا ہے اس لئے مقامی حالات کے تحت ہم نے اپنا جلسہ فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ جماعتیں اور احباب مطلع رہیں۔

(امیر عالم۔ امیر جماعت احمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر)

اعلانِ نکاح :- مورخہ ۱۴؍۱۰؍۶۰ بعد از نماز جمعہ مسجد فضل لائلپور میں اللہ دتہ صاحب ولد محمد سلطان صاحب کا نکاح ہمراہ مقصود بیگم صاحبہ بنت حکیم محمد بخش صاحب مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کی درخواستِ دعا ہے۔

(بشیر احمد شاہد نائب سکرٹری امور عامہ لائلپور)

درخواستِ دعا:- برادرم لطیف احمد صاحب ممبر احمدیہ سپورٹس ہاکی کلب کو کھیلتے ہوئے گھٹنے پر چوٹ لگ گئی ہے احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید تنویر احمد شاہ محلہ دارالرحمت ربوہ)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست اعلانِ نکاح یا اعلانِ ولادت الفضل میں اشاعت کے لئے بھجواتے ہیں وہ ایسے اعلانات اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بھجوایا کریں ورنہ وہ شائع نہیں ہو سکیں گے۔

(مینجر)

لے۔ بی ٹانک

بچوں کے دانت نکالنے کے زمانہ میں ان کی صحت کی حفاظت اور جلدی دانت نکالنے کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت ایک ماہ کورس -/۳/- پندرہ روزہ کورس -/۱۲/۱ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مصوّر ہومیوپیتھی پڑھ کر کامیاب ڈاکٹر بنئے قیمت -/۵/- روپے۔ ماہنامہ "مریض" بطور نمونہ مفت طلب کریں! (ہومیوپیتھ دھوریہ (کھاریاں) ضلع گجرات

دولت عزت اور شہرت

آپ جیسا صاحب علم اور دانشمند قدرت کے اس راز سے بخوبی واقف ہے کہ روپیہ کمانے آرام دہ باعزت زندگی گذارنے اور اچھی شہرت حاصل کرنے میں جسمانی صحت اور قوت کا بڑا دخل ہے لیکن اگر آپ کے اعصاب کمزور ہیں، کام کاج سے دل گھبراتا ہے معمولی غور و فکر سے سر چکرا جاتا ہے عام جسمانی کمزوری لاحق رہتی ہے۔ ہاضمہ خراب۔ دائمی قبض کی وجہ سے خیالات منتشر اور توہماتی پریشانی رہتی ہے تو آپ کو اپنی جان پر خاندان پر بلکہ اپنی قوم پر رحم فرما کر اپنی صحت کا فکر کرنا چاہیئے اور مشہور و معروف کامیاب دوائی جالینوس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ان کے استعمال سے آپکی صحت۔ طاقت اور قوت کارکردگی میں حیران کن اضافہ ہوگا کھانا خوب ہضم ہوگا اور پوری طرح جزو بدن بن جائے گا۔ جسم فربہ ہوگا اور صحت ترقی کرے گی اور آپ اعلیٰ صحت کے نتیجہ میں اپنے علم و محنت کے ساتھ خاطر خواہ دولت عزت اور اچھی شہرت حاصل کر سکیں گے۔ (نوٹ) لوکل سیل شفاء میڈیکل ہال) قیمت فی شیشی پچاس گولی -/۵ روپے۔

(دواخانہ دارالامان ربوہ)

حبِ اطہرا رجسٹرڈ

اٹھرا کی سب سے پہلی دوا -/۱۲/۱۳ روپے فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس گیارہ تولہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مجرباتِ قیس مینائی

- قلتِ خون کے لئے دمِ دم مکمل کورس دس روپے۔
- اولادِ نرینہ کے لئے راحتِ جان مکمل کورس دس روپے۔
- دمہ کے لئے روحِ شفاء مکمل کورس دس روپے۔
- ہائی بلڈ پریشر کے لئے اعتدالی مکمل کورس دس روپے۔
- ٹی۔ بی (دق و سل) کے لئے حیاتِ نو مکمل کورس پانچ روپے۔
- بواسیر خونی کے لئے آرامی مکمل کورس دس روپے۔
- بواسیر بادی کے لئے شفائی مکمل کورس پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر قیس مینائی گلستان میڈیکل کارنر گلستان کالونی $\frac{321}{3}$ A کورنگی ٹاؤن کراچی ۳۱

نور کاجل

دنیائے طب کی بے نظیر ایجاد!

آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کے لئے بہترین تحفہ۔ موتیا بند کے سوا آنکھوں کی جملہ امراض کا تیر بہدف علاج۔ آنکھوں کو گرد و غبار اور موسمی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کا مسلسل استعمال بینائی تیز کرتا اور آنکھوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بچوں عورتوں اور مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ خشک جوہر ہے جو پچاس سالہ استعمال و تجربہ کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔ قیمت :۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

اسلام میں فرقہ ناجیہ

کونسا ہے؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قرصِ نور

قابلِ رشک صحت اور طاقت

جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو۔ ضعفِ دل و دماغ۔ دل کی دھڑکن۔ کمزوری مثانہ عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا زود اثر اور مستقل علاج۔

قیمت مکمل کورس چار روپے۔ فہرست ادویہ مفت طلب کریں!

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ضلع جھنگ

حبّ مقوّی

دل و دماغ و اعصاب کے لئے بہترین ادویہ کا مرکب

— جو —

بوڑھوں کے لئے عصاءِ پیری ہے، جوانوں کے لئے صحت شادمانی اور کمزور مردوں کے لئے حیاتِ نو۔

جس کے استعمال سے

عام طاقت بحال رہتی اور اعضاء رئیسہ میں نئی قوت محسوس ہوتی ہے۔

قیمت :۔ فی شیشی ۳۰ گولی برائے پندرہ یوم تین روپے آٹھ آنہ

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ

ایسٹرن پرفومری کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کے عطریات

سہاگ۔ حنا۔ چنبیلی۔ شام شیراز۔ گل شبو۔ تحسین ہیئر آئل

ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں!